بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹

قیمت خاص معاونین خود بخود صدرو سے سالانہ عطا کیا کرتے ہیں۔ عام قیمت عہ سالانہ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ دوست عطا فرماویں بخوشی قبول کیا جائے گا۔ ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان اور خط وکتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے

بدر

چہ گویم باتو گرامی چہ ہا در قادیان بین شو | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹ | دوا بینی ۔ شفا بینی ۔ نعرض دارالامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۵ | ۲۸ صفر ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ جمعرات ۔ ۴ مئی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۳

ای جہان منتظر خوش باش کا مد لسان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

حضرت مسیح موعود کا وعظ

(بروز جمعہ ۲۸ اپریل ۱۹۰۵ء)

احمدیہ مریضان و شہیدان کے ساتھ ہم کیا سلوک کریں؟

اس وقت تمام جماعت کو یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ اپنی جماعت کے اندر طاعون کے بیماروں اور شہیدوں کے ساتھ پوری ہمدردی اور اخوت کا سلوک کرنا چاہیئے۔

یاد رکھو کہ تم میں اس وقت دو اخوتیں جمع ہو چکی ہیں۔ ایک تو اسلامی اخوت اور دوسری اس سلسلہ کی اخوۃ ہے۔ پھر ان دو اخوتوں کے ہوتے ہوئے اگر بیزاری اور سرد مہری ہو تو یہ سخت قابل اعتراض امر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم خارج از مذہب سمجھتے ہو اور تم کو کافر کہتے ہیں۔ ان میں ایسے موقعہ پر سرد مہری نہیں ہوتی۔ جن لوگوں میں یہ سرد مہری ہوتی ہے۔ وہ ان باتوں کا لحاظ نہیں رکھتے۔

افراط اور تفریط

کا۔ اگر افراط اور تفریط کو چھوڑ کر اعتدال سے کام لیا جاوے تو ایسی شکایت پیدا نہ ہو۔ جبکہ تواصوا بالحق و تواصوا بالمرحمۃ کا حکم ہے۔ تو پھر ایسے مردوں سے گریز کیوں کیا جاوے۔ اگر کسی کے مکان کو آگ لگ جاوے اور وہ دکار کر فریاد کرے۔ تو جیسے یہ گناہ ہے کہ محض اس خیال سے کہ میں نہ جل جاؤں۔ اس مکان کو اور اس میں رہنے والوں کو جلنے نہ دے۔ اور جا کر آگ بجھانے میں مدد نہ دے۔ ویسے ہی یہ بھی معصیت ہے۔ کہ ایسی بے احتیاطی سے اس میں کود پڑے۔ کہ خود جل جاوے۔ ایسے موقع پر احتیاط مناسب کے ساتھ ضروری ہے کہ آگ بجھانے میں اس کی مدد کرے۔

پس اسی طریق پر یہاں بھی سلوک ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے جا بجا رحم کی تعلیم دی ہے۔ کہ یہی اخوۃ اسلامی کا منشاء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ تمام مسلمان مومن آپس میں بھائی ہیں۔ ایسی صورت میں کہ تم میں اسلامی اخوت قائم ہو۔ اور پھر اس سلسلہ میں ہونے کی وجہ سے دوسری اخوت بھی ساتھ ہو۔ یہ بڑی غلطی ہوگی۔ کہ کوئی شخص مصیبت میں گرفتار ہو اور قضائے قدر سے اسے ماتم پیش آجاوے۔ تو دوسرا تجہیز وتکفین میں بھی اس کا شریک نہ ہو۔ ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جنگ میں شہید ہوتے یا مجروح ہو جاتے تو میں یقین نہیں رکھتا کہ صحابہ انہیں چھوڑ کر چلے جاتے ہوں۔ یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر راضی ہو جاتے کہ وہ ان کو چھوڑ کر چلے جاویں۔

میں سمجھتا ہوں کہ ایسی واردات کے وقت ہمدردی بھی ہو سکتی ہے اور احتیاط مناسب بھی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ اول تو کتاب اللہ سے یہ مسئلہ ملتا ہی نہیں۔ کہ کوئی مرض لازمی طور پر دوسرے کو لگ ہی جاتی ہے۔ ہاں جس قدر تجارب سے معلوم ہوتا ہے۔ اس کے لئے بھی نص قرآنی سے احتیاط مناسب کا پتہ لگتا ہے۔ جہاں ایسا مرکز وبا کا ہو۔ کہ وہ شدت سے پھیلی ہوئی ہو وہاں احتیاط کرے یہی مناسب ہے۔ لیکن اس

کاتبہ محمد حسین عفی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا اپنے تدبر کی صداقت زور آور حملوں سے ظاہر کرتا ہے

اگرچہ یہ بات مسلّم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں اس بات کی قابلیت رکھدی ہوئی ہے کہ تہذیب نفس کے بعض مراتب وہ خود پورا کرے لیکن یہ قابلیت فطرتاً ہی ایک آسمانی رہنما کی محتاج ہوتی ہے۔ آنکھوں کے نور کا جوہر آفتاب کی روشنی کے بغیر بیکار اور گمنام رہے جیسے ضروری قابلیتیں ہوا کے بغیر نکمی ہیں۔ جبتک کہ ایک مجسم اسوہ آسمان سے کشش یافتہ وقتاً فوقتاً مبعوث ہو کر انسانی اصلاح النفس کی قابلیتوں کو سیدھی راہ پر نہ لگائے۔ اور اس کی چشم تہذیب کو اپنے نور سے منور نکرے۔ اور اہل جہان سے فارغ دست اور مستغنی ہو کر انہیں عارضی خیالات سے ہٹا کر حقیقی نیکی کیطرف قول و فعل سے ترغیب دے۔ اور عام و خاص کو انکی فہمیدہ اور نافہمیدہ موسمی غلط کاریوں سے نکالنے پر کمر ہمت نہ باندھے تو انسانی کشتی زمانہ کے پرشور و پرشر سمندر کے بھنور سے کنارہ عافیت و نجات تک ہرگز پہنچ نہیں سکتی۔ مدنیت طبایع لیئے تمام حوائج اور ضروریات کے ایفا اور انکو حسن تربیت اور حسن نادب حقیقی انسانیت کے مرتبہ تک پہنچانے کے لئے ایک ایسے بصیر آسمانی رہنما کی حاجتمند ہے۔ جو منصب رہنمائی میں خداوند تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو۔ اور اپنے صدق عہدہ پر پکے دل سے مطمئن ہو۔ اور مرتبہ القضے تک پہنچا ہوا ہو۔ اور شرف مکالمہ الہیہ میں تمام موجودہ جہان پر فوقیت رکھتا ہو۔ نری انکل بازیوں اور سطحی خام فلسفہ کی بھر بھری ہوئی ناؤمیں ہی سوار نہو۔ اور عوارث ارضی و علوم سفلی وغیرہ کے نتیجوں پر اپنے ہادی بننے کا مدار نہ رکھتا ہو۔ اور تائیدات الہیہ اور نشانات سماویہ کا لشکر اپنے ساتھ رکھتا ہو۔ اور جو اعلیٰ اخلاق سکھلانے کا بیش لیکر آیا ہو ان میں سب سے بڑھ کر خود عملی نمونہ ہو +

یہی لوگ اور اصل روحانیت کی موسمی اور بروقت بارش ہوتے ہیں بارش ہر جگہ برستی ہے لیکن اسکا عمل ہر زمین کے استعداد کے موافق مختلف ہوتا ہے۔ اُن کا زمانہ ایک نئے دور کی ابتدا ہوتی ہے۔ انکا آنا روحانی سرسبزی اور آبادی کو ساتھ لاتا ہے۔ اور ہستی انسانیت کے لق و دق جنگل کو طرح طرح کے تصادم اور انداز سے کانٹ چھانٹ کرتا ہوا نئی پود کیلئے زمین طیار اور تخم ریزی کرتا ہے۔ اس موسم بہار کی نکہت روحوں کو حقیقی تازگی بخشتی ہے اور نیکی کے جوہروں کے گلستان اور نخلستان میں طرح طرح کے گل ... منشاء الٰہی ان کے ارسال سے یہ ہوتی ہے کہ حق کو تمام ادیان باطلہ پر غلبہ ہو۔ اور دنیا اور اسکے امتعہ و امتعۂ کی محبت سے سرمہری اور خالق سے محبت اور اخلاص کا مادہ دلوں میں گھر کر جائے۔ اور مفاسد اور فتن زمانہ سے موجودہ فرد ہوں۔ لیکن شفیق ماں باپ جو اپنے بچے کی اصلاح کیلئے کوئی تدبیر کرتے ہیں یا اس کی کسی مرض کے علاج کیلئے کوئی دوا طبیب کے مشورہ سے کھلانا یا پلانا چاہتے ہیں اور وہ اپنی بے سمجھی سے اسوقت انکار کرتا اور شور و غوغا مچاتا ہے۔ لیکن عقلمند والدین حکمت اور نرمی سے اسکو سمجھاتے اور بہلاتے ہیں اور اگر وہ اس طرح سیدھا نہو تو آخر ڈرانے والے ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح جب یہ خدا کے مامور اصلاح الناس کی کوششوں میں ذات مستغرق رہتے ہیں اور انکو چاہ ضلالت سے نکالنے کیلئے طرح طرح کے حکیمانہ تدابیر کام لیتے ہیں۔ تو نا فہم دنیا شور مچاتی ہے اور واویلا کرتی ہے اور ضد و تعصب سے انکی مخالفت کرتی ہے۔

پھر انکی مخالفت جسقدر زیادہ ہو جاتی ہے اُسیقدر آسمانوں اور زمینوں کا خدا اپنے نذیر و بشیر ماموروں کی تائید میں ڈرانیوالے اور خوشخبری دینے والے نشانات ظاہر فرماتا ہے۔ تا انھیں کے ذریعہ سے لوگ اُنکی معرفت حاصل کرکے اپنے لئے نجات کا توشہ جمع کرلیں۔ اور اگر خلقت اصلاح کیطرف کچھ بھی رجوع کرے تو بعض وقت انذاری نشانات کا صدور رکجاتا ہے۔

یہ زمانہ جسمیں کہ ہم ہیں اسی قسم کی بہار کا زمانہ ہے۔ بلکہ چونکہ کثرت نفوس اور اختراعات خودروی کے سبب سے حق اور حقانیت سے دور ہٹانیوالی ایسی ایسی عجیب و غریب راہیں موجود ہو گئی ہیں جنکی مثال کسی پہلے زمانہ میں پائی نہیں جاتی۔ اور دنیا ہستی کی

طرف ایسا عام اور زبردست میلان ہو گیا ہے کہ جسکا نظارہ پہلے آنیسے حضرت سرور کائنات علیہ صلوٰۃ [illegible] پیچ و تاب کھاتے۔ اور آپ کا مبارک چہرہ زرد ہو جاتا کسی کو تو نری فرعونیت کا علاج کرنا پڑا تھا اور کسی کو صرف یہودیت کی امراض شفا کرنے کا علم دیا گیا تھا۔ لیکن یہاں ایک طرف تو بیرونی یہودیت موجزن ہو رہی ہے اور دوسری طرف اسلام کے اندرونی قلعہ پر یہودیت کے پہرے [illegible] ہیں۔ اور کروڑہا سے اسلامی صاحبزادوں نے یہودی اخلاق کے جامے پہن لئے ہیں۔ اور پھر کہیں خند کے لشکروں نے دلوں کے قلعوں پر علم افراشتہ کئے ہوئے ہیں اور کہیں چلیپائی خودکشی کے شیدائیوں کے لذیذ دسترخوانوں اور ہرے ہرے خوشنما باغوں اور مہ جبیں چشم ماہ طلعت سیمیں تن حوروش تسکاریوں کی دلکش شیریں زبانی کے عالم دام میں ایک جہان مبتلا ہو رہا ہے اور کہیں [illegible] اسلام کے الہمانہ دلفریبیوں میں زمانہ گرفتار ہو رہا ہے [illegible] میں ایسا فساد اور بے اعتدالی واقعہ ہو گئی ہے کہ کوئی پہلا زمانہ ایسی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔

اور اگر یہ سلسلہ تباہی اور فساد کا جاری رہتا تو بہت جلد دنیا ہلاک ہو کر تباہ ہو جاتی۔ لیکن خدا جس نے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ کا وعدہ کیا ہوا تھا کب ایسے وقت خبر نہ لیتا اور تباہی سے جہان کو نہ بچاتا۔ وہ الحکیم ہے اور اسنے بھی ہوئی روز افزوں ناپاکیوں اور بدی کی [illegible] سے نکالنے کیلئے نسخہ ایک نہایت زبردست اور مناسب حال علاج پیدا کیا جسمیں جمال و جلال کے دونوں اوصاف باہم آمیختہ ہیں۔ اور ہر ایک ضروری صفت رسالت سے موصوف امام احمدیت اور محمدیت اور عیسویت و مہدویت کے خواص کے نازل فرمایا۔

یہ اس دور کا دولہا ہے جسنے خدا کی معرفت کا علم عیان کیا۔ اور گم گشتگان راہ ضلالت کو نور ہدایت عطا کیا۔ اور اسکے ہاتھوں سے محمدیوں کا قدم منار بلند تر محکم پر پڑا۔ اے امام تو خدا کی حضرت میں وجیہ ہے۔ +

نظم

چوں تو آئی در جہان گشتے زرویت حق عیاں
گر بغیر از تو نہم دل بکسے خاکم بسر

دیدم چوں قمر رخسار تو تاباں زرشتو
مہر تو زاں پیش میگردد دہانم مشتہر

آتش سودائے عشقت شعلہ زد در جان من
سوخت در ملک وجودم ہر چہ بود از خشک و تر

دو جہان صد بار گر قربان شوم بر خدمت
آرزو دارم کہ قربانت شوم بار دگر

رشتہ جانم تو خود پیوند جاناں کردۂ
تو ہمہ خودگشتی و گشتیم از خود بے خبر

این ہمیدانم کز جاناں رسیدی جان بہار
آمدی وقتیکہ برخاست جہاز از نظر

بیدرق اسلام را موج ضلالت بود [illegible]
تو عیاں کردی ز طوفاں کشتی دین را بدر

شعلہ حضرہ دوزخ جہاں افتادہ بود
لیک گشتی چوں سپیدی ظلمت این خطر

ہر طرف سیل ضلالت [illegible]
تا نکردی [illegible] ز نگ [illegible]

یہ مخبر صادق بیس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ سے پکار پکار کر ... اور انکار کر کہ رہا ہے کہ اے لوگو سمجھ جاؤ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

النداء

من وحی السماء

یعنے

ایک زلزلہ عظیمہ کی نسبت پیشگوئی

بار دوم

وحی الٰہی سے

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمین زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سرہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

۹- اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالےٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے۔ جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا۔ چونکہ دو مرتبہ مکرر طور پر اس علیم مطلق نے اس آیندہ واقعہ پر مجھے مطلع فرمایا ہے۔ اس لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلا دے گا۔ دور نہیں ہے۔ مجھے خدائے عزوجل نے [illegible] یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو نشان ہیں۔ انھیں نشانوں کی طرح جو موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے تھے۔ اور اُس نشان کی طرح جو نوح نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا۔ اور یاد رہے کہ ان نشانوں کے بعد ابھی بس نہیں ہے۔ بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے۔ یہانتک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی۔ اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا۔ کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا۔ اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نکرلیں۔ اور جس طرح یوسف نبی کے وقت میں ہوا کہ سخت کال پڑا یہاں تک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے۔ اسی طرح ایک آفت کا سامنا موجود ہوگا۔ اور جیسا کہ یوسف نے اناج کے ذخیرے سے لوگوں کی جان بچائی۔ اسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے اس جگہ بھی مجھے ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے۔ جو شخص اس غذا کو سچے دل سے پورے وزن کے ساتھ کھائے گا۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ ضرور اُس پر رحم کیا جائے گا۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ پھر کئی لوگ احمدی جماعت میں سے طاعون سے کیوں مر گئے۔ پس یاد رہے کہ اب تک ایک فرد بھی ہماری جماعت میں طاعون یا زلزلہ سے نہیں مرا۔ جس نے عملی حالت کو محبت کا طاہر اور قوت ایمان اور پورے صدق اور صفا اور دین کو مقدم رکھنے کے ساتھ جمع کیا ہو اور جس کو میں نے ان علامات کے ساتھ شناخت کر لیا ہو یا مجھ کو اُس کے اس مرتبے کی خبر دی گئی ہو۔ ہاں چونکہ لاکھوں انسان اس جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور اکثر وہ ہیں جو ایک بچے کی طرح کمزور ہیں اور ایسے بھی ہیں جو کسی ابتلا کے وقت ثابت قدم بھی نہیں رہ سکتے۔ اور ایسے بھی ہیں جو تھوڑے سے امتحان میں پڑ کر مرتد ہونے کو تیار ہوتے ہیں۔ اور ایسے بھی ہیں جو یہ اقرار کر کے جھوٹ بولتے ہیں جو ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہے حالانکہ ابھی تک وہ دنیا کے گند میں پڑے ہیں۔ ہرگز دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا۔ دن رات مردار دنیا میں مبتلا اور اسی غم و ہم میں گرفتار ہیں۔ اور ان کی عملی حالت اسی پر گواہی دے رہی ہے۔ کہ انھوں نے دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا۔ ہرگز نہیں کیا۔ لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ آہستہ آہستہ بڑی روحانی ترقی کرینگے۔ غرض ممکن نہیں اور بالکل ممکن نہیں۔ کہ جن شرطوں پر میں لوگوں کو بیعت میں داخل کرتا ہوں اور جس راہ پر میں چلانا چاہتا ہوں اُس پر مضبوط پنجے مار کر پھر بھی کوئی شخص مورد عذاب الٰہی ہو۔ ہاں کمزوری کی حالت میں ان کے لئے طاعون سے فوت ہونا ایک شہادت ہے جو گناہ سے صاف کر کے اُن کو بہشت میں پہنچائیگی۔

اور یہی خبر خدا نے مجھے دی تھی۔ جس کو میں نے عام طور پر شائع کر دیا تھا۔ مگر لوگوں نے جیسا کہ اُن کی عادت ہے۔ اس الہام میں تحریف کر کے اپنی طرف سے یہ شائع کیا کہ گویا میرا یہ دعوے ہے۔ کہ کوئی مرید میرا گو اُس کی عملی یا ایمانی حالت کیسی ہی ہو طاعون سے نہیں مرے گا۔ تعجب ہے کہ ہمارے مخالف لوگوں میں افترا کی عادت کس قدر بڑھ گئی ہے۔ اصل الہام جس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ خدا تعالےٰ ہر ایک کامل الایمان اور کامل العمل کو جو ہماری جماعت میں سے ہوگا طاعون کی موت سے بچائے گا۔ یہ ہے۔ الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون ۔ یعنے جن لوگوں نے مجھے قبول کیا اور مجھ پر ایمان لائے اور اپنے ایمان کو کسی ظلم اور قصور اور کسی نوع کے ایمانی یا عملی تاریکی یا نقص کے ساتھ مخلوط نہیں کیا وہ طاعون کے حملے سے امن میں رہیں گے۔ پس اس وحی سے کہاں سے یہ ثابت ہے کہ جو لوگ اپنے اندر کچھ نقص اور ظلم رکھتے ہیں۔ یا کوئی ایمانی کمزوری وہ بھی اس وعدہ الٰہی کے نیچے داخل ہیں۔ نعوذ باللہ من سوء فھمھم وافترائھم۔ میں ایسے چند لوگوں کو بھی جانتا ہوں۔ جو پہلے اس جماعت میں داخل ہوئے تھے اور پھر مرتد ہو گئے اگر وہ اس جماعت میں رہ کر طاعون سے مر جاتے تو جلد باز اور نا واقف لوگ یہی کہتے کہ دیکھو اس جماعت کے یہ لوگ تھے جو طاعون سے مر گئے حالانکہ ان کے اندر ایک خبیث مادہ تھا جس کو خدا جانتا تھا اور لوگ نہیں جانتے تھے اور وہ اس پھوڑے کی طرح تھے جو اوپر سے بہت چمکتا ہو اور اندر بجز پیپ کے اور کچھ نہ ہو۔ ہاں خدا نے مجھے یہ خبر دے رکھی ہے کہ طاعون اس جماعت کی تعداد کو بڑھائے گی۔ اور دوسرے مسلمانوں کی تعداد کو گھٹائے گی سو آخر پر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ پیشگوئی سچی نکلی یا جھوٹی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ظلم کے سبب سے جو کیا گیا اور طاعون کے نشان کو دیکھ کر لوگ ہنسی سے پیش آئے یہ دوسرا نشان زلزلے کا ظاہر ہوا جس کی خبر آج سے قریباً ایک برس پہلے اخبار الحکم اور البدر میں شائع کی گئی تھی اور پہلے اشتہار میں جو لکھا گیا کہ زلزلہ سے پانچ مہینے پہلے الہام عفت الدیار محلھا ومقامھا ہوا تھا۔ وہ غلطی سے لکھا گیا تھا بلکہ مئی ۱۹۰۴ء میں ان دونو اخباروں میں اس خوفناک زلزلہ کی خبر شائع کی گئی تھی ساتھ اس کے یہ بھی الہام تھا کہ زلزلے کا دھکا زلزلہ شدیدہ کی نسبت ان دونوں اخبارات میں زلزلہ سے بہت مدت پہلے یہ الہام بھی شائع ہو چکا ہے کہ چونکا دینے والی خبر اور اسی زلزلہ کی نسبت براہین احمدیہ اور سبز اشتہار میں وحی

۱؎ قرآن شریف میں اس نشان زلزلے کی نسبت ایک صاف پیشگوئی سورہ النازعات میں موجود ہے جہاں اللہ تعالےٰ نے فرشتوں کی قسم کھا کر جو ایسے امور کے انتظام کیواسطے مامور ہوتے ہیں فرمایا ہے یوم ترجف الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ یعنے اُس وقت زمین کانپے گی۔ اور ایسی کانپے گی۔ کہ گویا اس کا نام راجفہ رکھدیا جائیگا۔ یعنے متواتر زلزلے آتے رہیں گے اور اسکے بعد پھر ایک اور بڑا زلزلہ آئیگا۔ اس میں آیندہ زلزلہ کیواسطے ایک پیشگوئی ہے۔ اور جو زلزلہ ہو چکا ہے۔ اسکی بھی پیشگوئی درج ہے۔ یہ قرآن شریف کی صداقت کا ایک اور بڑا بھاری نشان ہے +

الہی شائع ہوئی ہے واصنع الفلک باعیننا ووحینا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون۔ یعنے ہمارے روبرو اور ہمارے حکم سے کشتی تیار کر اور اُن لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں مجھ سے بات نہ کر میں اِن سب کو غرق کروں گا۔ اور عربی الہام مذکورہ بالا کا مفہوم یہ تھا کہ زلزلہ کے وقت جو مکان بطور سرائے کے ہونگے یا جو مستقل طور پر سکونت کے مکانات ہونگے وہ حادثہ زلزلہ سے نابود ہو جائیں گے اِن کا نام و نشان نہ رہے گا اور پھر اشتہار الوصیت میں بھی زلزلے سے پہلے شائع کیا گیا تھا کہ موتا موتی کا واقعہ آنے والا ہے جس سے شور قیامت برپا ہوگا ۔

غرض اے ناظرین آپ صاحبان بچشم خود دیکھ چکے ہیں کہ وہ پیشگوئی جو پہلے الحکم اور البدر میں شدید زلزلے کے بارے میں آج کی تاریخ سے ایک برس پہلے کی تھی وہ کس زور سے پوری ہوئی اور جو سخت حادثے کانگڑہ اور بھاگسو اور پالم پور اور سوجان پور تیرہ اور دیگر مقامات جیسا کہ کلّو اور رتلو میں ہوئے اُن کی تفصیل کی اِس جگہ حاجت نہیں یہ ایک ایسی پیشگوئی تھی جس سے دلوں پر بہت اثر ہونا چاہیئے تھا مگر میں نے سُنا ہے کہ اِس کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاہور اور امرتسر میں اِس پر بھی بہت ٹھٹھا کیا گیا خاصکر پیسہ اخبار کے ایڈیٹر نے اِس ٹھٹھے سے بہت سا حصہ لیا اور ردّ کے طور پر لکھا کہ ایسے زلزلے ہمیشہ آتے ہیں اور جاپان٭ میں بہت زلزلے آیا کرتے ہیں اِس شخص نے دیدہ و دانستہ سچائی کا خون کرنا چاہا ہے۔ یہ تو سچ ہے کہ دنیا میں کوئی نئی [illegible] نہیں نوح کے طوفان تک کا بھی پہلے [illegible] نمونہ گذر چکا ہے مگر [illegible] تعالے جب کسی شدید حادثہ کی قبل از وقت خبر دے جو [illegible] کے رہنے والے اُسکو ایک غیر معمولی واقعہ اور ایک انہونی بات خیال کرتے ہوں اور اپنے ملک میں ان کے باپ دادوں نے اِسکی نظیر نہ دیکھی ہو اور ایسا امر اِن کے ملک میں ظاہر ہونا انکے خیال و گمان میں بھی نہ ہو وہ امر واقع ہو جائے اور وہ پیشگوئی پوری ہو جائے تو کہیں [illegible] معمولی بات سمجھنا اگر ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے۔ مگر میں [illegible] جانتا ہوں کہ اِس درجے کا تعصب رکھنے والے اور دانستہ حق کو چھپانے والے دنیا میں بہت کم ہونگے۔ شاید ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار اِس اپنی سیرۃ میں لاہور میں ایک ہی ہوں یا چند آدمی جو انگلیوں پر شمار ہوسکتے ہیں ان کے ہم مشرب ہوں ۔

بہرحال جب کہ پہلی پیشگوئی [illegible] دل کے ساتھ نہیں دیکھا گیا اور مجھکو بقول پیسہ اخبار ایک دکاندار یا افترا کے کاموں کا تاجر ٹھیرایا گیا ہے تو خدا تعالے نے چاہا کہ اب دوسرا نشان دکھاوے۔ تا ماننے والوں پر اُس کا رحم ہو اور توبہ کرنے والے توبہ کریں اور تا وہ لوگ جو کئی منزلوں کی چھتوں کے نیچے سوتے ہیں وہ کسی اور جگہ ڈیرے لگالیں اِس وقت بجز توبہ کیا علاج ہے اِس آنے والے حادثہ کے لئے کوئی ٹیکا بھی تجویز نہیں ہوسکتا ہے جس سے تسلی ہو پس میں محض خیرخواہی مخلوق کے لئے ہمدردی سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ جہانتک ممکن ہو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ کم سے کم ظلم اور تعدی اور فسق و فجور اور ٹھٹھے اور ہنسی سے دستکش ہو جانا چاہیئے۔ بہتر ہے کہ ہر ایک شخص اپنا صدقہ دے اور اگر قربانی بھی کرے تو بہتر ہے اور ٹھٹھے والی مجلسوں سے الگ ہو جاوے یاد رہے کہ اگر کسی کا مذہب اور عقیدہ ناراستی پر ہے مگر وہ ٹھٹھے کرنے والی مجلسوں میں نہیں بیٹھتا اور بدزبانی کرنے والوں کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا اور فسق و فجور اور ظلم و تعدی اور ہر ایک قسم کی شرارتوں سے اور جھوٹی گواہیوں اور ناحق کے خون اور چوری سے دستکش ہے اور غربت اور مسکینی اور شرافت سے گذارہ کرتا ہے وہ اگرچہ بباعث اپنی مذہبی غلطی کے روز آخرت میں مواخذہ کے لائق ہوگا۔ مگر دنیا میں خدا تعالے کریم و رحیم ہے دوسروں کی نسبت اِس پر رحم کرے گا بشرطیکہ شریر جماعتوں کے ساتھ اُس کا پیوند اور تعلق✝ نہ ہو۔ خوب یاد رکھو کہ جن قوموں کو خدا تعالے نے اِس سے پہلے عذاب میں مبتلا کیا تھا جیسا کہ نوح کی قوم اور فرعون کی قوم اور لوط کی قوم وہ اِس لئے ہلاک نہیں کی گئی تھیں کہ مذہبی اختلاف درمیان تھا بلکہ وہ اپنی شوخیوں اور شرارتوں کی وجہ سے ہلاک کی گئی تھیں۔ نوح کی قوم نے نہ صرف حضرت نوح کو مفتری سمجھا بلکہ دن رات ٹھٹھا ہنسی اُن کا پیشہ ہو گیا اور فرعون اور اُس کی قوم نے پہلے سے زیادہ بنی اسرائیل پر ظلم کرنا شروع کیا۔ اور لوط کی قوم نے فسق و فجور میں جبر تک نوبت پہنچائی اور جب اُن کو سمجھایا گیا تو لوط اور اُسکے اصحاب کی نسبت اُنہوں نے اپنے رفیقوں کو وہ کہا جو قرآن شریف میں درج ہے اور وہ یہ ہے اخرجوھم من قریتکم انھم اناس یتطھرون یعنی اُن لوگوں کو اپنے گاؤں سے باہر نکالو یہ تو طہارت اور تقوے لئے پھرتے ہیں یعنی ہمارے مخالف اور [illegible] لوگوں کو کہتے ہیں پس خدا کا غضب اُن قوموں پر بھڑکا اور اُن کو صفحہ زمین سے ناپدید کر دیا۔ پس کیا تم اُن لوگوں سے زیادہ سخت ہو یا تمہارے پاس اللہ تعالے سے مقابلے کا کچھ سامان موجود ہے اور ان کے پاس موجود نہ تھا اور یا تم عذاب سے بری کئے گئے ہو اور یا خدا تعالے میں اب وہ عذاب دینے کی قوت نہیں جو پہلے تھی میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس آنے والے نشان کے بعد جو مجھ کو قبول کرے گا اُس کا ایمان قابل عزت نہیں جس کے کان ہیں سُنے خدا تعالے فرماتا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑک گیا ہے کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے منہ پھیر لیا ہے۔ پس جب ایک انسانی سلطنت عدول حکمی سے ناراض ہو جاتی ہے اور ہولناک سزا دیتی ہے۔ پھر خدا کا غضب کیسا ہوگا پس توبہ کرو کہ دن نزدیک ہیں اور اِس بارے میں جو عربی میں مجھے وحی الٰہی ہوئی اِس جگہ میں اُس کو معہ ترجمہ لکھ کر اِس اشتہار کو ختم کرتا ہوں اور وہ یہ ہے

بخور آنچہ ترا بخورانم ۔ لَکَ دَرَجَۃٌ
فِی السَّمَاءِ وَفِی الَّذِیْنَ ھُمْ یُبْصِرُوْنَ ۔
نَزَلْتُ لَکَ لَکَ نُرِیْ اٰیَاتٍ وَنَھْدِمُ
مَا یَعْمُرُوْنَ ۔ قُلْ عِنْدِیْ شَھَادَۃٌ
مِّنَ اللّٰہِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ ۔ کَفَفْتُ
عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَ
ھَامَانَ وَجُنُوْدَھُمَا کَانُوْا خَاطِئِیْنَ
اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً
یعنے جو کچھ میں تجھے کھلاتا ہوں وہ کھا تیرا آسمان پر ایک

٭ لاہور کے بشپ صاحب نے اپنی ایک تقریر میں جو لاہور میں ایک جلسہ میں بصدارت صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب ہوئی پیسہ اخبار کے اِس اعتراض کو بھی ردّ کر دیا ہے کیونکہ بشپ صاحب نے بیان کیا ہے کہ میں زلزلوں کی تاریخ پڑھتا ہوں گذشتہ سو سال تک کوئی ایسا زلزلہ نہیں ہوا۔ اور جاپان میں جو بہت آدمی مرتے تھے تو اس کا موجب سمندر کی طغیانی تھا نہ کہ زلزلہ اور آسام کے زلزلہ سے یہ زلزلہ دس گنا زیادہ خوفناک ہوا ہے۔ ایڈیٹر ۔

✝ درحقیقت اِس حادثہ اِس عادۃ اللہ کی مثال ڈپٹی عبد اللہ آتھم اور پنڈت لیکھرام ہیں عبداللہ آتھم نے پیشگوئی کو سُن کر کوئی شوخی نہیں دکھلائی تھی بلکہ روتا رہا اس لئے خدا نے جو رحیم و کریم ہے اس کی میعاد میں تاخیر ڈالدی جیسا کہ پہلے الہام میں اس کا وعدہ تھا مگر لیکھرام نے شوخی دکھلائی اور پیشگوئی کو سُنکر بدزبانی میں بڑھ گیا اور ہر مجلس میں گالیاں دینا اپنا شیوہ اختیار کر لیا اِس لئے غیور خدا نے اُس کی اصل میعاد بھی پوری ہونے نہ دی اور ابھی پانچ برس ہی گذرے تھے جو اپنی سزا کو پہنچ گیا اور وہی زبان کی چھری دوسرے رنگ میں اُسکو لگ گئی۔ منہ

✝ آیت قرآنی وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا سے صاف ظاہر ہے کہ اِس قسم کے قہری عذاب کے نازل ہونے سے پہلے خدا کی طرف سے کوئی رسول ضرور مبعوث ہوتا ہے جو خلقت کو آنیوالے عذاب سے ڈراتا ہے۔ اور یہ عذاب اُس کی تصدیق کیواسطے قہری نشانات ہوتے ہیں اِس وقت بھی خدا کا ایک رسول تمہارے درمیان ہے جو مدت سے تم کو اِن [illegible] کے آنے کی خبر دے رہا ہے۔ پس سوچو اور ایمان لاؤ تا نجات پاؤ۔

مراسلت

خوفناک ژالہ باری

جناب مفتی صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ہم لوگ تو عذاب مندرجہ اشتہار "الندا" دیکھ چکے ہیں بعد میں جو ہوگا وہ بھی خلق خدا دیکھ لے گی یعنی ۲۸ مئی ۱۹۰۵ء کو قریب تین بجے کے عذاب الٰہی ژالہ باری کے رنگ میں ظاہر ہوا اور پانچ منٹ کے اندر ہر ایک چیز کو تباہ کر دیا ہمارا علاقہ سرخت اب تک کوئی فصل نہیں کاٹی گئی تھی۔ گندم۔ جو۔ چنے۔ تارہ میرہ۔ درخت وغیرہ اس طرح اڑنے لگے جس طرح روئی دھنی جاتی ہے راقم یہ سمجھ کر کہ اب تو یہی وقت ہے جس کی حضرت اقدس نے خبر دی سجدہ میں گر پڑا اور دیر تک دعا کرتا رہا جب آرام ہوا اور باہر نکل کر کھیتوں کی طرف نظر کی تو ہر طرف فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَأْكُولٍ کا نظارہ دکھائی دیا بعض جگہ صرف اتنا نشان ہے کہ یہاں کوئی فصل تھی ہمارا مغربی علاقہ تحصیل تلہ گنگ تک جو ہم سے بیس کوس کے فاصلہ پر ہے بالکل ویران ہو گیا ہے لوگ کھیتوں کے سرہانے کھڑے ہو کر فریاد کر رہے ہیں اب یہ آفت مغرب سے شروع ہو کر ہمارے گاؤں پر آ ختم ہوئی اسلئے یہاں وہ زور نہیں تھا جو مغربی علاقہ میں ہوا اس طرف تہ در تہ دو دو فٹ تک زمین پر ژالہ کا انبار لگ گئے ہمارے گاؤں میں بعض مخالفین کے کھیت بچ گئے جس سبب ان کو اور بھی دلیری ہوگئی چنانچہ ایک شخص جو ہمارا سخت مخالف ہے لوگوں کو تنگ کرنے لگا کہ دیکھو حضرت مرزا کے انکار کے باعث اس آفت سے بچ گیا وہ کم بخت نہیں سمجھتا کہ بیسیوں مخالفت اس آفت سے کیوں تباہ ہو گئے ان کو تو انکار کام نہ آیا الغرض یہاں کے لوگوں نے آج تک یہ حالت نہیں دیکھی راقم کی زمین مختلف جہات میں تھی اس لیے بعض قطعے بہ نسبت بعض کے محفوظ رہے اور کسیقدر (عشر عشیر ہی سہی) غلہ کی امید ہے لیکن ہمارے دوسرے بھائیوں کا بہت ہی نقصان ہوا کسی کو کوئی امید غلہ وغیرہ کی نہیں رہی اور قحط کے منہ میں آ گئے آپ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ہمکو اور ہمارے بھائیوں کو اس مصیبت میں صبر و استقامت عطا فرمائے اور شماتت اعداء سے محفوظ رکھے اور ہم لوگ اعمال میں اصلاح کر کے الٰہی رحم کے قابل ہو جاویں آمین۔ خاکسار کرم داد از دوالمیال تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم +

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں یہ خط سنایا گیا۔ **فرمایا** طرح طرح کے عذاب آسمان سے نازل ہو رہے ہیں

مگر افسوس ہے کہ لوگ پھر بھی نہیں سمجھتے اور ہر طرح کی تکذیب اور ہنسی ٹھٹھے میں مصروف رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ دنیا اس پر ایمان لاوے اور اسکی زبردست قوتوں اور طاقتوں کا اقرار کرے۔

فرمایا آج باغ میں سے ایک سانپ کا پتہ بیٹے عزیز نے دیکھا تو اس پر عمدہ سے پڑھیں یہی لکھا ہوا نظر آتا تھا

لا الہ الا اللہ

فتح محمد خان بزدار مرحوم

افسوس کہ نیاز مند کا بزرگ بھائی فتح محمد خان بلوچ بزدار اس دنیائے دوں سے عالم بالا کو چل بسے ہیں۔ اگرچہ برادر موصوف دنیاوی معاملات کے علاوہ مذہبی خیالات میں بھی بندہ سے کچھ مختلف تھے مگر انکی وفات نے میرے شیشہ دل پر پتھر کا کام کیا کیا کہوں! مختصر یہ کہ اسکا غم تو الم نا قابل برداشت ہے۔ بھائی صاحب متقی پرہیزگار اور ہمارے بڑے سرتاج تھے انکی وفات کی عجیب کہانی ہے۔ سنگھڑ علاقہ ڈیرہ غازیخان میں احمدی مشن کی تبلیغ بڑے زور سے کر رہے تھے اور اس علاقہ کی احمدی جماعت (جو کہ بے یار و مددگار دشمن کے منہ کا شکار تھی) میں ایک نئی روح پھونک دی تھی۔ افسوس کہ یہ بھائی سپاہی تقریباً دو مہینے کی محنت جنگ کے بعد دفعتہ بیمار ہو گیا ابھی معمولی بیمار تھا کہ جھٹ بول اٹھا کہ وقت قریب آ پہونچا۔ سب سنکر حیران و ہراساں ہوئے کہ یہ کیا بات ہے۔ فرمایا کہ پاک پروردگار سے میری درخواست تھی کہ کوچ سے پیشتر مجھے مطلع کیا جاوے۔ سو اطلاع مل چکی ہے اگرچہ پھر بھی درخواست کی کہ مجھے مہلت دیجاوے کیونکہ ابھی میرے عیال خوردسال ہیں لیکن کچھ جواب نہیں ملا پھر اسے ہر چند کہا گیا کہ آپکو گھر کیوں نہ لے جاویں تو کہا "مسافری میں مجھے موت بہت ہی پسند ہے" آخر گذشتہ منگل کی شام کو جان شیریں جان آفرین کے حوالہ کی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مگر اسکی ہمت کی نہ پوچھئے کیونکہ بیماری میں بھی مباحثہ جاری رکھا۔ اسکے آخری الفاظ جو اسکے منہ سے نکلے "یا کریم یا کریم" تھے۔ مرنے پر اس کا حسن دوبالا ہو گیا۔ چہرہ کندن کی طرح جگمگ جگمگ کر رہا تھا۔ جنازہ بڑی دھوم دھام سے نکلا۔ بدھ کے دن کوہ سلیمان میں مدفون ہوئے ہر چند کہ ان کی موت قابل رشک ہے لیکن دو ارمان دل کے اندر رہ ہی گئے ایک تو یہ کہ ان کا مزار اپنے ٹھکانہ سے دور ہے دوسرے بسبب بعد مسافت کے ان سے زندگی میں ملنا

تو دربار کتاب رسانی میں بھی شامل نہ ہو سکا۔ واحسرتا! امید کہ حضور (مسیح موعود علیہ السلام) اپنی دعاؤں میں اسے ضرور یاد فرماویں گے کیونکہ انکی خوشی کی معراج جناب کی ضیافت تھی اور انکی مغفرت پر بھی جناب ضرور روشنی ڈالیں گے

میرے پیارے کی کوئی خبر یا لاوے کوئی

والسلام۔ نابعدار محمد حسین بلوچ بزدار از مقام لیہ ضلع میانوالی۔

ایڈیٹر۔ فتح محمد خان صاحب مرحوم جماعت احمدیہ کے ایک صادق ممبر تھے۔ پہلے گورنمنٹ انگریزی کے محکمہ ڈاکخانجات میں ملازم تھے اور چند سال سے اب پنشن پر تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں اس سلسلہ کی سچی محبت عطا کی تھی اور آجکل اکثر ان کا یہی کام تھا کہ سلسلہ حقہ کی خدمت میں مصروف رہیں گذشتہ موسم گرما میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے اور بعد جلسہ لاہور اپنے وطن کو واپس تشریف لیگئے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب کرے آمین۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ہفتہ کے اندر مسلمانوں کا متبرک دن جمعہ ہے۔ یہود کا شنبہ عیسائیوں کا اتوار۔ یونانیوں کا پیر۔ ایرانیوں کا منگل۔ اسیری آن کا بدھ۔ اور مصریوں کا جمعرات۔ عیسائیوں کا پہلے ہفتہ ہوتا تھا مگر جب رومی عیسائی ہوئے تو انھوں نے اپنی پرانی بت پرستی کا عیسائیت پر اثر ڈالا کہ متبرک دن بھی بدل دیا شراب اور سؤر کو حلال کر دیا اور اپنی پرانی عادت کے مطابق یسوع کو جو اپنے تئیں نیک کہلانے سے بھی انکاری تھا الوہیت کا درجہ عطا کر دیا۔ پیراں نمے پرند مریداں می پرانند کی مثل ان پر خوب صادق آتی ہے

اخبار ہیرالڈ آف گولڈن ایج جو کہ لنڈن سے نکلتا ہے لکھتا ہے کہ تمام عیسائی ممالک میں اس امر کی ضرورت ہے کہ مذہب میں ایک تجدید کر کے سچا روحانی مذہب قائم کیا جاوے۔ زمانہ کی حالت پکار کر کہہ رہی ہے کہ ایک تجدید کی ضرورت ہے۔ شکاگو ملک امریکہ میں گورنمنٹ میں درخواست کی گئی ہے کہ مدارس میں بائبل نہ پڑھائی جاوے

جان مسیح ساکن مظفر گڈھ جو عرصہ تین سال سے عیسائی تھے مذہب عیسویت کی کمزوری سمجھ کر مشرف باسلام ہوئے اور سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ انکا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا الحمد للہ علی ذالک +

نشان زلزلہ

[ہمارے معزز دوست سید طفیل احمد نے واقعات زلزلہ کی مفصل رپورٹ ضلع کانگڑہ سے ارسال کی ہے۔ جو ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔ ایڈیٹر]

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی معظمی جناب مفتی صاحب دام اقبالہ۔ وعلیکم السلام آپ کا گرامی نامہ پہونچا۔ نتیجہ کامیابی پڑھ کر خوش ہوا۔ کیونکہ مجھے بالکل کامیابی کی امید نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہوا۔

زلزلے کے متعلق خبریں ہیں

کہ جوالا مکھی جو ہندوؤں کا مقدس مقام خیال کیا جاتا تھا۔ تباہ ہوگیا ہے۔ مکانات کی تین چوتھائی بالکل مسمار ہوگئی ہے باقی ایک چوتھائی مکان ایسے ہیں۔ جو بالکل پھٹ گئے ہیں قابل رہائش نہیں۔ لوگ باہر جنگلی جانوروں کی طرح میدان میں پڑے ہیں۔ جاتری بہت مرے ہیں۔ پوری تعداد ہلاک شدگان ابھی تک نامعلوم ہے۔ مگر یہ عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ جاتریاں کم از کم ڈیڑھ سو ہلاک ہوئے۔ مندر کا ایک حصہ جس میں لاٹان والی دیوی رہتی ہے۔ بالکل ... اور باقی حصہ پھٹ گیا ہے۔ مندر کی ڈیوڑھی بھی شکستہ ہو کر گر گئی ہے

جوالا مکھی سے آٹھ کوس کے فاصلے پر ایک جگہ گنیر ہے وہاں تقریباً چالیس دکانیں ہوں گی۔ وہ سب کی سب گر گئیں ہیں۔ جانوں کا بھی نقصان ہوا ہے۔ مگر ابھی تک پوری تعداد معلوم نہیں ہوئی دولت پور کی دکانیں بھی سب کی سب منہدم ہو گئی ہیں یہاں دو مندر تھے۔ وہ بھی جڑ سے اکھڑ کر سطح زمین پر لیٹے ہیں اور جریاں حال پکار پکار کر کہتے ہیں۔ کہ مشرک کیسے احمق ہیں کہ ان کے دیوی دیوتا بھی اپنی جائے رہائش کو نہ بچا سکے۔ پر نہ بچا سکے ان مشرکوں سے جب کبھی سوال کیا جاتا ہے۔ کہ تم اس واحد لاشریک کی پرستش کیوں نہیں کرتے۔ جس نے ایک طرفۃ العین میں تمہارے دیوی دیوتوں کے مندروں کو ملیا میٹ کر دیا تو یہی جواب دیتے ہیں۔ کہ ہم پاپیوں پر دیوی جی مہاراج غصے ہو کر پہاڑ میں گھس گئی ہے۔ دولت پور سے کانگڑہ کو جاتے ہوئے ایک سرنگ آتی ہے۔ اس کا ایک حصہ گر گیا ہے۔ اور باقی پھٹ گئی ہے۔ سرنگ کے متصل ایک پہاڑی جو گنیش گھاٹی کے نام سے موسوم ہے۔ بالکل پھٹ گئی ہے۔ کانگڑے کا بھی پل ٹوٹ گیا ہے

کانگڑہ اور بھون کی تباہی بڑی خطرناک ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک مکان بھی کھڑا نظر نہیں آتا۔ چھوٹے چھوٹے حجرے بھی گر گئے ہیں۔ کوئی بلندی نظر نہیں آتی۔ سب کچھ بالکل زمین سے ہموار ہوگیا ہے۔ کانگڑہ میں ایک گرجا تھا۔ وہ بھی مسمار ہوا۔ ایک بڑا عالیشان مندر تھا۔ وہ ایسا منہ کے بل گرا ہے۔ کہ اس کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ پجاریاں مندر جن کی تعداد کئی سو تھی۔ تقریباً سب کے سب ... گئے ہیں کہتے ہیں۔ کہ ان میں سے صرف چودہ آدمی بچے ہیں۔ کانگڑہ میں ایک مشن ہائی سکول تھا۔ وہ بھی بالکل گر گیا ہے اس کے تیرہ یا چودہ استادوں میں سے صرف دو بچے ہیں اور بورڈنگ کے لڑکوں میں سے جن کی تعداد تقریباً ساٹھ تھی بیس یا پچیس جانبر ہوئے۔ اور ارد گرد کی تمام سڑکیں پھٹ گئی ہیں۔ جن سڑکوں پر تانگے یکا چلتا تھا۔ اب وہاں سے آدمی بمشکل عبور کر سکتا ہے۔ یہاں ایک پرانا قلعہ تھا کہتے ہیں کہ پانڈو۔ کورو کے وقت سے تھا۔ اور ایک پہاڑی پر واقع تھا۔ جس کے نیچے ایک کھڈ (پانی کی نہر) بہتی تھی وہ الٹ کر اسی کھڈ میں گر پڑا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہاں آدمی بہت سے ہلاک ہوئے ہیں۔ تحصیلدار معہ قبائل دب کر مر گیا ہے۔ ویسا ہی نائب تحصیلدار۔ ڈاکخانہ اور ہسپتال بھی بالکل صاف ہو گئے ہیں۔ ہسپتال کا صرف ایک کمپونڈر بچا۔ مدرسہ کا مہتمم ایک پادری تھا۔ وہ بھی مر گیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر کی میم معہ دو لڑکیوں کے جو ڈاک بنگلے میں رہتی تھی۔ دب کر مر گئی۔ غرضیکہ اس شہر کا یہ اب حال ہے۔ کہ گویا اس میں کوئی بسا ہی نہ تھا۔ صحیح تعداد ابھی تک مردگان کی معلوم نہیں ہوئی۔ سفر میں مردے نکال رہے ہیں۔ سرکاری رپورٹ شائع ہونے پر معلوم ہوگا۔ دہرم سالہ کا حال اس سے ابتر ہے۔ وہاں بھی کوئی مکان نہیں رہا۔ جیلخانہ۔ ڈاکخانہ۔ انگریزوں کی کوٹھیاں۔ بازار کی دکانیں سب کی سب زمین سے برابر ہو گئیں۔ ایک پلٹن گورکھوں کی جن میں تقریباً ۵۰۰ جوان تھے ہلاک ہو گئی۔ صرف ۴۰ آدمی کہتے ہیں کہ بچے۔ ۳۰ کس انگریز ہلاک ہوئے۔ دیگر عہدہ دار بھی بہت سے دب کر مر گئے۔ پہلے تو لوگ کل میدان میں پڑے تھے۔ مگر اب ان کے واسطے خیمے مہیا کر دئے گئے ہیں یہاں بارش تقریباً ہر روز ہوتی ہے۔ عام طور پر افواہ ہے۔ کہ کانگڑہ اور دہرم سالہ کو آباد نہیں کیا جاوے گا۔ فی الحال نورپور ضلع تجویز ہوا ہے

پالم پور جو دہرم سالہ سے پندرہ کوس کے فاصلے پر مشرقی طرف واقع ہے۔ تباہ ہو گیا ہے۔ تمام مکانات گر گئے ہیں۔ پولیس۔ سٹیشن۔ تحصیل۔ مدرسہ بازار کے مکانات بالکل منہدم ہو گئے۔ مدرسہ کے دس لڑکے فوت ہوئے۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ بھی دب گیا تھا۔ مگر وہ زندہ نکال لیا گیا۔ مگر اس کا ایک لڑکا اور دو لڑکیاں اور ایک ہمشیرہ شکار مرگ ہوئیں۔ خاص پالم پور میں تقریباً ۱۰۰ آدمی مرے ہیں۔ دیگر مقامات پر لوگ بہت سے ہلاک ہوئے ہیں۔ ایک وہ وقت تھا۔ کہ میں بحیثیت طالب علم ہونے کے یہاں رہتا تھا۔ اور چونکہ میں یہاں تقریباً تین سال رہا تھا۔ اس لئے مجھے اس جگہ کے لوگوں کے حالات سے کچھ واقفیت ہو گئی تھی۔ سو میں نے دیکھا کہ یہاں کے اکثر لوگ غیر بلاد سے آکر بستے تھے۔ اور اکثر ان میں سے سود خوار۔ بے نماز۔ مسلمان تھے۔ یہاں ایک مسجد بھی تھی۔ لیکن میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ کہ ایک یا زیادہ سے زیادہ دو آدمیوں کے علاوہ اور بھی کوئی نماز پڑھتا تھا۔ ایسا ہی بڑے بڑے آدمیوں کی بابت میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ انہوں نے کبھی نماز و روزہ رکھا ہی نہیں۔ خدا اور رسول کے احکام سے نابلد محض تھے۔ دنیا کمانے کا فکر ان کے لازم حال تھا۔ دوسرے لوگ اکثر زناکاری میں مبتلا تھے مگر حضرت مرزا صاحب کی بابت ان لوگوں سے کوئی بات کیجاتی تو دم دبا کر بھاگ جاتے تھے اور اگر کوئی سنتا بھی تھا۔ تو سوائے طعن و تشنیع کے اور کچھ جواب نہیں دیتا تھا۔ غرضیکہ یہ حالت تھی۔ ان لوگوں کی جن کی بستیوں کا اب خداوند تعالیٰ نے نام و نشان مٹا دیا۔ یہ علاقہ بھی پہاڑی ہے۔ یہاں بھی تقریباً ہر روز بارش ہوتی ہے۔ گویا عذاب فوق عذاب کا نمونہ ہے۔ اب انکی واسطے یہاں سے اور دوسرے مقامات سے خیمے بھیجے گئے ہیں۔ یہاں ہمارے تین احمدی بھائی تھے۔ وہ تینوں حضرت صاحب کی دعاؤں کی طفیل بچ گئے۔ یہ حیرانی کی بات ہے اور میں جانتا ہوں کہ یہ خداوند تعالیٰ علیم و خبیر کی طرف سے مقدر تھا۔ کہ اس ضلع کانگڑہ میں جو اتنا عظیم ہلاکت ہوا ہے۔ ہماری جماعت کا ایک احمدی بھی نشانۂ موت نہیں ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک (باقی آیندہ)

میں مسلمان ہو گیا

یہ عجیب و غریب کتاب "اختیار الاسلام یا میں مسلمان ہو گیا" بفضلہ تعالیٰ بہت مقبول ہوئی ہے۔ گو بزرگان دین حضرۃ مولوی نور الدین و مولوی عبد الکریم و مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے اس کا مفید ہونا قرار دیا ہے۔ مگر یہ کتاب بذاتہ اس لئے بے نظیر ہے۔ کہ اس کا نام خاص خالق ارض و سما نے اپنے خاص الہام و کلام سے رکھا۔ گویا جو کچھ اس میں لکھا ہے اس پر خود خدا نے ریویو کیا۔ چونکہ یہ کتاب ہر ایک احمدی و غیر احمدی کیلئے ازبس ضروری ہے۔ اس لئے اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر کوئی صاحب جسے آریوں اور مخالف مولویوں سے پالا پڑتا ہے وہ اس سے محروم نہ رہ جاوے۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا ہوگا۔ عبد الغفور مرتد المعروف دہرم پال کی کتاب "تہذیب الاسلام" کا دندان شکن جواب طیار ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ بفضلہ تعالیٰ آریہ سماج اس سے ہولناک ضرب کھا کر ... فائدہ ہوگا۔ تمام درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آنی چاہئیں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔